© rasailojaraid.com

(قسط نمبر ۱۰)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی - اسلام آباد

— محمد طفیل —

○ مخطوط نمبر ۳۴ داخلہ نمبر ۳۷۸۰

- الرحیق المختوم -
- تقطیع : $\frac{9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}}{7 \times 4\frac{1}{2}}$ - حجم ۳۲ صفحات - سطر فی صفحہ ۲۱ - زبان عربی نثر -
- کاغذ : سفید دستی - روشنائی : سیاہ صمغ دودی اور معمولی ، سرخ رنگین -
- خط : نسخ بدخط بقدر مایقراء -

اواخر تیرھویں صدی ہجری کے ایک مشہور قاری اور عالم محمد بن احمد الخلوتی تھے ، یہ جامعہ الازہر کے تعلیم یافتہ اور مصر کے رہنے والے تھے ، علم تجوید و قرأت کے مسلّمہ عالم سمجھے جاتے تھے ، ان کی وفات ۱۳۱۲ھ میں ہوئی ہے۔ علم تجوید میں انھوں نے ایک منظوم رسالہ لکھا ہے۔ اس رسالہ کا نام اللؤلؤ المنظوم ہے۔ اس کا پہلا شعر ہے

قال محمد هو ابن احمد المتولی رب کن لی مسعدا

اس رسالہ کی نثر میں شرح ان کے شاگرد رشید المجود الحسن بن خلف الحسینی نے کی ہے اور اس کا نام الرحیق المختوم فی نشر اللؤلؤ المنظوم رکھا ہے۔

یہ نسخہ القاہرہ میں ۱۳۱۴ھ میں لکھا گیا ہے۔ خط اگرچہ بہت اچھا نہیں ہے مگر صاف ہے اور آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اصل نظم چھپ چکی ہے لیکن اس کی زیر نظر شرح "الرحیق المختوم" غالباً ابھی تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

○ مخطوط نمبر ۳۵ داخلہ نمبر ۳۷۸۱

- الفریدۃ البارزیۃ فی حل القصیدۃ الشاطبیۃ
- تقطیع : $\frac{9 \times 7}{7 \times 5}$ - حجم ۱۰ صفحات ، سطر فی صفحہ ۲۵ - زبان عربی نثر -
- کاغذ : سفید دستی روشنائی : حنطی کتھئی ، معمولی سرخ رنگین • خط : نسخ نیم سے

یہ کتاب المقری الامام الشاطبی المتوفی ۵۹۰ھ کے قصیدہ شاطبیہ یعنی حرز الامانی و وجہ التہانی فی علم التجوید کی شرح ہے۔ شارح کا نام ہے الشیخ ابو عبداللہ محمد بن الحسن بن محمد الفاسی المغربی النحوی (المتوفی بحلب ۶۵۶ھ)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قصیدہ شاطبیہ اصل قصیدہ اور اس کے ساتھ تین شرحیں، دو عربی اور ایک فارسی، ۱۲۰۹ھ میں دیا گیا تھا۔

ابو عبداللہ محمد الفاسی المغربی کی یہ شرح الفریدۃ البارزیہ وہی کتاب ہے جو اللآلی الفریدۃ کے نام سے معروف ہے، اور علمائے تجوید میں عام طور پر متداول ہے لیکن غالباً یہ شرح ابھی تک چھپی نہیں ہے البتہ اس کے نسخے بکثرت کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ نسخہ آخر سے کسی قدر ناقص ہے۔ کتابت تقریباً ۱۰۰ سال قدیم معلوم ہوتی ہے۔

مخطوطہ نمبر ۲۶ — داخلہ نمبر ۲۷۸۲

تلخیص العبارات بلطیف الاشارات فی علم القراءات

تقطیع: ۹½ × ۶ / ۶½ × ۴ — حجم ۶۰ صفحات۔ سطر فی صفحہ ۱۲۔ زبان عربی نثر۔

کاغذ: سفید دستی • روشنائی: کچھ سیاہ اور کچھ سرخ رنگین • خط: مدخط نسخ۔

مصنف: الشیخ ابو علی الحسن بن خلف الہواری نزیل الاسکندریہ المتوفی بہا ۵۱۴ھ۔

یہ فن تجوید کی مشہور کتاب ہے جو عام طور پر علمائے قراءت میں متداول ہے۔ اور چھپ چکی ہے۔

یہ نسخہ تقریباً پچاس سال پہلے کا لکھا ہوا ہے اور مکمل ہے اگرچہ بدخط لکھا ہوا ہے مگر پڑھا جاتا ہے۔

مخطوطہ نمبر ۲۷ — داخلہ نمبر ۲۷۸۳

- نام: الطراز فی شرح ضبط الخراز
- فن: رسم المصاحف۔ — تقطیع: ۹ × ۶ / ۶ × ۴
- حجم: ۱۳۶ ورق • مصنف: ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ التنسی۔
- کاتب: تحریر نہیں۔ — تاریخ کتابت: موجود نہیں۔
- کاغذ: دستی مصری — خط: نسخ
- روشنائی: صمغ دودی — عنوان: سرخ رنگ۔ — زبان: عربی۔

مصنف نے کتاب کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما، قال الشیخ الفقیہ الامام العالم المتفنن الحافظ الجلیل الصدر الاعرف والمحقق الاوحد، المدرس المفید المرشد الخطیب الشہیر الافضل ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالجلیل التنسی رحمۃ اللہ ورضی عنہ۔

اور اس کتاب کے اختتامیہ جملے یہ ہیں:

انتہی بحمد اللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کثیرا آمین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حسن عونہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما۔

الشیخ الاستاذ ابو عبداللہ خراز الشریشی نویں صدی ہجری میں مصر کے مسلّم عالم قرأت تھے۔ انہو
قرآن مجید کے رسم الخط کو روایات کی روشنی میں مرتب کیا تھا۔ جسے انہوں نے ایک طویل نظم میں بیان کر
کا پہلا شعر یہ ہے ؎

وهذا تمام رسم الخط　　　وها انا اتبعه بالضبط

اور اس کا آخری شعر یہ ہے ؎

صلی الاله ربنا علیه　　　ماحنّ شوقاً ذائف الیه

یہ کتاب "ضبط الخراز" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ نظم اسی نام سے طلباء علم تجوید میں مقبول رہی ہے
کے تلامذہ اور شاگردوں کے متعلمین نے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے اس کی بہت سی نقول مخ
میں تیار کی تھیں۔ مصری علمائے تجوید میں یہ نظم ایک متداول رسالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ قار
شاگردوں نے مذکورہ بالا نظم کی بہت سی شروح بھی لکھی ہیں۔ انھیں شروح میں سے ایک شرح
کتاب بھی ہے جس کا نام مصنف نے "الطراز فی شرح الخراز" رکھا ہے۔

اس مخطوطہ کے صفحہ نمبر ۲ پر مصنف لکھتا ہے:

الحمد لله الذی لا ینبغی الحمد الا له. والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد المبعوث
الرسالة وبعد فانه لما رأیت من تکلم علی ضبط الاستاذ ابی عبدالله الشریشی الش
وجدتهم بین مختصر اختصارا مخلا ومطول تطویلا مملا. فتاقت نفسی الی ان اضع علیه
متوسطا یکون لشدلقا زند واقرب لفهم طالب فشرعت فیه مستعینا بالله تعالی و
فی ضبط الخراز فنسأل الله تعالی ان یجعله خالصا لوجهه الکریم وان ینفع به النفع ال
رحمن رحیم۔

ضبط الخراز کے قلمی نسخے عام طور سے مصر و عراق میں مل جاتے ہیں۔ ہمارے علم کی
کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں۔ یہ شرح یعنی "الطراز" غالباً کمیاب ہے۔ اس لئے
یا مخطوطہ نسخہ کا ذکر ہمیں کہیں نہیں ملتا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابو عبداللہ بن عبدالجلیل التنسی المتوفی ۸۹۹ھ تلمسان (مغرب) کے مشہور عالم، فقیہ، مؤرخ ہیں اور قرات و تجوید کے بلند پایہ علما میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ "الاعلام از زرکلی" ج ۷ ص ۱۱۶ پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ ان کا ذکر علامہ سخاوی نے اپنی مشہور کتاب "الضوء اللامع" جلد ۷ صفحہ ۱۲۰ میں بھی کیا ہے۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ ان دونوں حضرات نے ان کی تصنیفات میں کہیں بھی "الطراز" کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کتاب کی اطلاع انھیں نہیں ہو سکی۔

مصنف کی ایک اور کتاب "نظم الدرر والعقیان فی بیان شرف آل زیان" ہے جو بہت دن ہوئے۔ فاس سے حجری طریقہ پر چھپی تھی۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتب راح الارواح، فہرست مشائخ اور فتاوی التنسی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ لیکن شاید یہ کتابیں تاحال چھپی نہیں ہیں۔

مصنف مذکور کی نسبت شہر تنس کی طرف ہے۔ یہ ایک قدیم بندر قصبہ ہے جو ضلع تلمسان میں واقع ہے۔ اس قصبہ کو اور بہت سے علماء کا مولد اور موطن ہونے کا شرف حاصل ہے جن میں مشہور عالم ابراہیم بن عبدالرحمن التنسی بھی شامل ہیں۔ یہ وہی ابراہیم تنسی ہیں جو تنس سے اندلس چلے گئے تھے۔ اور وہاں جامع زہرا میں مفتی مقرر ہوئے تھے۔ ان کی وفات ۲۰۷ھ میں ہوئی۔

زیر نظر مخطوطہ جدید الخط ہے کتابت کا سن کہیں تحریر نہیں۔ اندازاً موجودہ چودھویں صدی ہجری کے اوائل کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے نسخہ بڑی اچھی حالت میں ہے۔ اور بہت صاف ستھرا لکھا ہوا ہے۔ کاتب نے کہیں یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ نسخہ اس نے کس نسخہ سے نقل کیا۔ قیاس غالب ہے کہ اصل منقول عنہا نسخہ مصر میں موجود تھا۔

مصنف کی جو کتاب چھپ چکی ہے یعنی "نظم الدرر والعقیان فی بیان شرف آل زیان" وہ مکمل نہیں چھپی ہے۔ ۱۸۵۲ء میں پادری بارجس فرانسیسی نے فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ اس کتاب کا تھوڑا سا ابتدائی حصہ طبع کر کے شائع کیا تھا۔ الطراز فی شرح ضبط الخراز کا ذکر بروکلمان کی تاریخ ادبیاتِ عرب کے ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۲۴۱ میں موجود

© rasailojaraid.com